REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ ستائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۲۷ احسان ۱۳۴۰ ہش ۲۷ جون ۱۹۶۱ء نمبر ۱۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۴ جون ۱۰½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی مگر ٹانگ کی درد میں افاقہ رہا۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

شمالی نائیجیریا اپنے مسائل حل کرنے میں پاکستانی امداد کو ترجیح دیگا

نائیجیریا کے حکام پاکستانی منصوبوں کے مطالعہ کے لئے پاکستان آئیں گے

کراچی ۲۶ جون۔ شمالی نائیجیریا کے وزیراعظم سر احمد دبیلو نے کہا ہے کہ وہ اپنے وزراء اور سرکاری حکام کو پاکستان میں تعمیر مکانات، آبادکاری اور گھریلو صنعتوں کے منصوبوں کا مطالعہ کرنے کے لئے بھیجیں گے انہوں نے کہا کہ میں حکومتِ پاکستان سے درخواست کرونگا کہ وہ چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے کسی افسر کو مشیر کی حیثیت سے نائیجیریا بھیجے۔ سر احمد وبیلو نے کل کراچی میں کورنگی ٹاؤن اور چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کا ڈیزائن سنٹر دیکھا۔ انہوں نے کورنگی ٹاؤن کے منصوبہ کی بڑی تعریف کی۔ اور اسے خاص طور پر نائیجیریا کے لئے انتہائی موزون قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ نائیجیریا کے ایک یا دو وزیر اور سرکاری حکام ان منصوبوں کے مطالعہ کے لئے پاکستان بھیجے جائیں گے۔ تاکہ وہ موقعہ پر اس بات کا جائزہ لے سکیں کہ پاکستان نے مکانات کی قلت کا مسئلہ کس طرح حل کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اور نائیجیریا کے اقتصادی، ثقافتی اور سماجی مسائل ملتے جلتے ہیں۔ اور میں نائیجیریا کے مسائل حل کرنے کے لئے کسی دوسرے ملک کی بجائے اس علاقہ سے سیکھنے کو ترجیح دونگا۔ انہوں نے ملیر کے قریب کھڈی کا ایک بڑا کارخانہ بھی دیکھا جو چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کی مدد سے قائم کیا گیا ہے۔ سر احمد دبیلو نے کہا کہ نائیجیریا کے طلباء پاکستان میں کھڈی سے کپڑا بننے کے مختلف شعبوں کا کام سیکھنے کی غرض سے پاکستان بھیجے جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ میں حکومت پاکستان سے درخواست کرونگا۔ کہ چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کا ایک افسر بطور مشیر نائیجیریا بھیجا جائے۔

سر احمد وبیلو نے کہا کہ پاکستان کے ڈاکٹر اور انجینئر کافی تعداد میں نائیجیریا میں ملازم ہیں اور ہم مزید پاکستانی ڈاکٹروں اور انجینئروں کا اپنے ملک میں خیر مقدم کریں گے۔

ء سر احمد وبیلو نے چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے ڈیزائن سنٹر کا معائنہ بھی کیا۔ اور یہاں انہیں سنگ مرمر کی بنی ہوئی سات اشیاء کے نمونے پیش کئے گئے۔ ان میں سنگ مرمر کے ایش ٹرے، پھولدان اور دوسری ہاتھ سے بنی ہوئی اشیاء رکھی ہوئی تھیں۔ سر احمد دبیلو نے یہاں سے دو سو پونڈ سٹرلنگ کی مالیت کی اشیاء خود بھی خریدیں۔

شمالی نائیجیریا کے وزیراعظم نے کل شام عرب ممالک کے سفارتی نمائندوں سے ملاقات کی۔ بعد میں وہ وزارت خارجہ کے ایک ڈنر میں شریک ہوئے۔

مغربی جرمنی سے جہاز سازی اور دوسری صنعتوں کے لئے سرمایہ حاصل کرنے کی کوشش

لفٹننٹ جنرل اعظم خاں یکم جولائی کو وفد لیکر مغربی جرمنی جائیں گے

لاہور ۲۶ جون۔ گورنر مشرقی پاکستان لفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان نے کل یہاں بتایا کہ وہ یکم جولائی کو ایک وفد لے کر مغربی جرمنی جائیں گے۔ جہاں وہ پاکستان میں صنعتوں (بشمول جہاز سازی) کے قیام کے لئے جرمن سرمایہ حاصل کرنے کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ جنرل اعظم خاں تیسرے پہر لاہور کے ہوائی اڈے پر ڈھاکہ روانہ ہونے سے پیشتر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے

آپ نے بتایا وفد کے ارکان جرمنی کے فنی اور سائنسی تجربہ اور معلومات سے آگہی حاصل کریں گے۔ اور مغربی جرمنی میں دوسرے صنعتی اداروں کے علاوہ خاص طور پر شپنگ یارڈ دیکھیں گے اور امداد باہمی کے طریق کار کا مطالعہ کریں گے۔

لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے بتایا کہ وفد میں مشرقی پاکستان کے اسسٹنٹ چیف سیکرٹری مسٹر معز الدین احمد اور انوسٹمنٹ پروموشن بیورو کے مسٹر علی اصغر، صنعت و تجارت کے نمائندے اور واپڈا (مشرقی پاکستان) کے نمائندے شامل ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان کی صنعتوں میں مغربی پاکستان یا دوسرے ممالک کے انفرادی یا اجتماعی طور پر سرمایہ لگانے والوں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ کچھ سرکاری افسر اور صنعتی و تجارتی نمائندے پہلے ہی مغربی جرمنی کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ بھی وفد کے وہاں پہنچنے پر اس میں شامل ہو جائیں گے۔

جکارتہ میں خوفناک آتشزدگی

جکارتہ ۲۶ جون۔ کل یہاں خوفناک آتشزدگی سے ۲۳۳ مکان جل کر بالکل تباہ ہو گئے ۳ گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا جا سکا کوئی* *جانی نقصان نہیں ہوا۔ متعدد صنعتی اداروں کو بھی آگ سے نقصان پہونچا۔

درخواست دعا

امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے متعلق پاکستان ٹائمز اور بعض دوسرے اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کسی شخص نے ان کے تمام گھر والوں کو دھتورہ پلا دیا۔ جس کی وجہ سے وہ اور ان کے تمام گھر والے بے ہوش ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دھتورہ پینے کے پانی میں ملایا گیا تھا۔ جسے استعمال کرنے کے نتیجے میں سب افراد خاندان پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ ان سب کو بغرض علاج ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ اور پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم صوفی صاحب اور ان کے تمام افراد خاندان کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

امریکی طیاروں نے پھر جاسوسی شروع کردی

ماسکو ۲۶ جون۔ ماسکو ریڈیو اور کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودا نے الزام عائد کیا ہے کہ امریکہ کے بلندی پر پرواز کرنے والے یو ٹو سراغ رساں طیاروں نے روس کی سرحدوں کے قریب دوبارہ پرواز شروع کردی ہے۔ ریڈیو نے کہا ہے کہ امریکہ کے جاسوسی کرنے والے طیارے الاسکا کے نواحی علاقہ میں پرواز کر رہے ہیں۔ ان ہوائی جہازوں میں راڈر کے نظام میں گڑبڑ پھیلانے والے آلات لگے ہوئے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ رجون ۱۹۶۱ء

حضرت عیسیٰ پر یہودیوں اور عیسائیوں کا مشترکہ الزام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح مقام کو صرف ایک مسلمان ہی سمجھتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اناجیل اربعہ مکاشفہ اور رسولوں کے مکتوبات کی روشنی میں موجودہ عیسائیت نے جو مقام یسوع مسیح کے نام سے آپکو دیا ہے وہ سخت غلط ہے اور موجودہ عیسائیت نے نہ صرف غلو کیا ہے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ بے انصافی کی ہے بلکہ اس سے یہودیوں کے الزامات کی تائید ہوتی ہے چنانچہ جہاں یہودی کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو صلیب دے کر تورات کے مطابق نعوذ باللہ لعنتی موت کا مورد بنایا۔ خود موجودہ عیسائیت بھی یہودیوں کی اس امر میں تائید کرتی ہے اور اعتقاد رکھتی ہے کہ آپ واقعی صلیب پر وفات پا گئے تھے۔

موجودہ عیسائیت کے مطابق آپ تین دن نعوذ باللہ لعنتی موت میں گرفتار رہ کر زندہ ہو گئے اور آسمان پر چلے گئے جہاں وہ خدا تعالےٰ کے دائیں ہاتھ جا کر بیٹھ گئے ظاہر ہے کہ جہاں تک صلیب پر آپ کے فوت ہونے کا واقعہ ہے اور جو عیسائیوں کے نزدیک بھی تورات کے مطابق ایک لعنتی موت ہے عیسائیت یہودیت کی تائید کرتی ہے۔ صلیب پر لٹکائے جانے کا واقعہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے شاگردوں اور یہودیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا مگر عیسائیت کے مطابق آپ کا تین دن کے بعد جی اٹھنا اور آسمان پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ جا بیٹھنا ہے۔ ایسا ہے جس کی کوئی غیر جانبدار شہادت موجود نہیں۔ صرف اناجیل وغیرہ میں اس کا کہیں ذکر آتا ہے جس کو موجودہ تحقیقات نے الحاقی ثابت کر دیا ہے۔

اس طرح یہودیوں کے ساتھ عیسائی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جن کو عیسائی یسوع مسیح کہتے ہیں صلیب پر نعوذ باللہ لعنتی موت مرے کیا ایسا عقیدہ کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں داخل ہو سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس عقیدہ کی وجہ سے خود آپکے ماننے والوں نے آپ کی تمام خوبیوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ جس زندگی کا انجام (نعوذ باللہ) لعنتی موت پر ہو وہ زندگی کس طرح خدا پرستانہ اور نیک زندگی کہلا سکتی ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی ایک نہایت نیک انسان تھے ان کی زندگی بے لوث تھی مگر خود موجودہ عیسائیت نے ان کو صلیب پر وفات دیکر ان کی تمام نیکیوں کو مشکوک بنا دیا ہے بلکہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نعوذ باللہ نافرمان بندے تھے انہوں نے اپنی زندگی میں کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا یہی وجہ ہے کہ دنیا میں بھی ان کا انجام ایسا ہوا جس کو تورات کے مطابق لعنتی موت کہا جاتا ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں کے اس غلط عقیدہ کو کوئی مسلمان تسلیم نہیں کرتا کیونکہ کوئی مسلمان نہیں جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام لیتے ہی ان پر سلام نہیں بھیجتا اور کوئی مسلمان نہیں جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ آپ نعوذ باللہ صلیب پر لعنتی موت مرے ایک مسلمان قرآن کریم کی وضاحتوں سے فیضیاب ہوتا ہے۔ ایک مسلمان آپ کو اللہ تعالےٰ کا فرستادہ۔ نبی اور رسول مانتا ہے کیونکہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام انبیاء علیہم السلام کی صداقت پر ایمان لائے۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں کیونکہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان تمام الزامات سے بریت کی ہے جو یہودیوں نے آپ کی ذات پر لگا رکھے تھے اور بتایا ہے کہ یہودی ان وجوہات کی بناء پر بھی گمراہ ٹھہرائے گئے چنانچہ قرآن کریم ان باتوں کو جن کی وجہ سے یہودیوں پر ذلت طاری ہوئی بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

”بکفرھم وقولھم
علیٰ مریم بھتانًا عظیمًا
وقولھم انا قتلنا
المسیح عیسی ابن مریم
رسول اللّٰہ وما قتلوہ
وما صلبوہ ولٰکن شُبّہ
لھم وان الذین
اختلفوا فیہ لفی
شکٍّ منہ ما لھم بہٖ
من علمٍ الا اتباع
الظن وما قتلوہ یقینًا
بل رفعہ اللّٰہ الیہ
وکان اللّٰہ عزیزًا حکیمًا
وان من اھل الکتٰب
الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ
ویوم القیٰمۃ یکون
علیھم شھیدًا“

یعنی ان کے کفر اور ان کے اس قول کی وجہ سے جو انہوں نے حضرت مریم صدیقہ پر بہتان عظیم لگایا اور ان کے اس قول پر کہ ہم نے (نعوذ باللہ) مسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے نہ اس کو قتل کیا اور نہ صلیب دیکر ہی مارا لیکن ان کے لئے مقتول کی طرح مشابہ کیا گیا اور یقیناً جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا اس واقعہ کے متعلق شک میں ہیں اور ان کو سوائے ظن کی پیروی کرنے کے اسکے متعلق کوئی علم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف رفع کیا یعنی اپنا قرب عطا کیا اور اللہ تعالےٰ بڑا غلبے والا اور حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں سے کوئی نہیں مگر ضرور اس واقعہ پر اپنی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔ اور بروز قیامت مسیح علیہ السلام ان کے خلاف گواہ ہوں گے۔

یہاں ہم صرف اتنا دکھانا چاہتے ہیں کہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لعنتی موت کی سخت تردید کی ہے جسکے یہودی اور افسوس ہے خود عیسائی بھی قایل ہیں اس طرح کوئی مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (نعوذ باللہ) لعنتی موت کا قایل نہیں ہو سکتا۔ لعنتی موت کا مطلب خدا سے دور جا پڑنے کے ہیں قرآن کریم نے بتایا ہے کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام اللہ تعالےٰ سے ہرگز دور نہیں جا پڑے تھے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوا۔

یہ قرب وہ خیالی اور افسانوی قرب نہیں ہے جو بعض عیسائی ذہنوں نے بت پرستوں کی تقلید میں آپ کے متعلق گھڑ لیا ہے کہ آپ آسمان پر صعود کر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ جا کر بیٹھ گئے تھے۔ یہ ایک ایسا افسانہ ہے جس کو کوئی عقل تسلیم نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اول تو اللہ تعالےٰ کو کسی خاص مقام پر محدود سمجھ لیا گیا ہے اور فرض کر لیا گیا ہے کہ اس کا دائیں بائیں بھی ہے یہ یہ غلط عقیدہ اس لئے بنانا پڑا کہ آپکے روحانی صعود کی بجائے عیسائیوں نے آپکے جسمانی صعود کو عقیدہ میں داخل کر لیا۔ ظاہر ہے کہ جب یسوع مسیح کا بجسد عنصری آسمان کی طرف صعود کرنا مانا جائے گا تو اللہ تعالےٰ کو بھی ایک ایسا خدا ماننا پڑتا ہے جو جسم رکھتا ہے اور جو کسی خاص مقام پر بیٹھا ہے جہاں یسوع مسیح بجسد عنصری صعود کر کے اس کے داہنے ہاتھ پر جا بیٹھے۔

اس طرح اس عقیدہ کی وجہ سے کہ آپ صلیب پر وفات پا گئے اور بجسد عنصری آسمان پر صعود کر گئے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (نعوذ باللہ) لعنتی موت کا الزام آتا ہے بلکہ خود اللہ تعالیٰ پر محدودیت کا الزام آتا ہے۔ حالانکہ ہمیں یقین ہے کہ کوئی عیسائی بھی اللہ تعالےٰ کی محدودیت کا قایل نہیں ہو سکتا قرآن کریم نے تو صاف الفاظ میں فرمایا ہے۔

وسع کرسیہ السموات
والارض۔

یعنی اللہ تعالیٰ کا مقام تمام بلندیوں اور پستیوں پر حاوی ہے۔

جیسا کہ آیات محولہ بالا سے واضح ہے یہودی حضرت مریم صدیقہ والدہ مسیح علیہ السلام پر بھی سخت گندہ اعتراض کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس کی بھی زور دار لفظوں میں تردید فرمائی ہے۔

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہ صرف یہودیوں کے اعتراضات کا جواب دیا ہے اور بتایا ہے کہ یہودی جو نعوذ باللہ آپ کو ”روح شیطان“ کہتے تھے ان کو بتایا ہے کہ یہ غلط ہے بلکہ آپ کلمۃ اللہ اور پاک روح سے پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی پیدائش قطعاً نعوذ باللہ یہودیوں کے کہنے کے مطابق زناکاری سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی پاک روح سے ہوئی تھی جس طرح تمام نبیوں اور رسولوں کی ہوتی ہے اور اس طرح آپ کی والدہ پر جو بہتان عظیم لگایا جاتا ہے اس کی نفی کی ہے بلکہ قرآن کریم نے اسی طرح ان الزامات کا بھی جواب دیا ہے جو عیسائیوں کی نادانی اور غلو کی وجہ سے آپ کی ذات پر پڑ سکتے تھے یعنی عیسائی بھی بظاہر یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ نعوذ باللہ صلیب پر تورات کے مطابق لعنتی موت مرے۔ اس طرح آپ کی وفات کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں میں بلحاظ واقعہ کے کوئی فرق نہیں رہتا۔ لیکن قرآن کریم نے اس عقیدہ کی ہی جڑ کاٹ دی ہے اور بتایا ہے کہ آپ بزرگ اور نیک بندوں میں سے تھے آپ کی وفات ہرگز صلیب پر نہیں ہوئی اور نہ آپ لعنتی موت مرے بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسی موت سے بچا لیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پر زور دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ

(باقی ملاحظہ ہو صٹ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مسائل شریعت میں چار جہات کا التزام

فرمودہ ۸ فروری ۱۹۴۷ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے :۔

فرمایا :۔

بعض باتیں ہوتی تو چھوٹی سی ہیں اور بظاہر کسی خاص حکمت سے تعلق رکھتی ہوئی معلوم نہیں ہوتیں مگر ایسی اہمیت اختیار کر جاتی ہیں۔ کہ بہت سے مسائل میں ان کا تداخل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

جہات کا خیال

ہے بہت سی باتوں میں چار جہات یعنی مشرق و مغرب شمال اور جنوب کا ذکر آتا ہے یوں تو مثلث بھی ہوتا ہے۔ اور مربع بھی لیکن جب کسی چیز کی تکمیل کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو تو چار جہات کی ہی مثال دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کی چاروں جہات یا چاروں گوشے یا چاروں کھونٹے مکمل ہیں۔ اسی طرح شریعت کو دیکھیں۔ تو اس میں بھی چار چار باتوں سے زیادہ تعلق نظر آتا ہے۔ مثلاً

عبادات کو ہی لے لو

گو عبادات میں سینکڑوں چیزیں شامل ہیں لیکن اصولی طور پر چار ہی عبادتیں ہیں۔ یعنی نماز روزہ۔ حج۔ اور زکوٰۃ پھر ایمان کو لے لو۔ گو ایمان کے اجزا بہت سے ہیں۔ لیکن اصولی طور پر ایمانیات میں چار چیزیں ہی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ ملائکہ پر ایمان۔ انبیاء پر ایمان۔ جزا سزا پر ایمان۔ باقی جس قدر ایمانیات سے تعلق رکھنے والی چیزیں ہیں۔ وہ ان چار اصولی باتوں کے تابع ہیں۔ مثلاً کوئی کہے کتابوں پر ایمان لانا بڑا اہم ہے۔ سو یہ درست ہے۔ لیکن یہ انبیاء پر ایمان لانے کے تابع ہے۔ اسی طرح قضاء قدر پر ایمان لانا ملائکہ کے تابع ہے۔ جنت و دوزخ پر ایمان جزا و سزا کے تابع ہے۔ غرض ایمانیات کے بھی اصول دیکھیں تو وہ چار ہی ہیں۔ پھر کھانا پینا انسان کی زندگی سے وابستہ ہے۔ مگر اس کے متعلق بھی قرآن کریم میں آتا ہے۔

قل لا اجد فیما
اوحی الی محرما علی
طاعم یطعمہ الا
ان یکون میتۃ او
دما مسفوحا اولحم
خنزیر .... اھل
لغیر اللہ بہ (انعام ع ۱۴)

یعنی چار چیزیں حرام ہیں۔ اوّل مردار دوم۔ دم مسفوح سوم۔ لحم خنزیر چہارم ہر ایسی چیز جو غیر اللہ کے نام پر دی گئی ہو۔ در حقیقت یہ چاروں اپنی ذات میں اصول ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ یہی چار چیزیں حرام ہیں۔ اور ان کے علاوہ اور کوئی چیز حرام نہیں

حقیقت یہ ہے

کہ نہ تو عبادات چار میں محصور ہیں۔ نہ ایمانیات چار میں محصور ہیں اور نہ محرمات چار میں محصور ہیں۔ بیسیوں چیزیں ہیں۔ جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ان کا استعمال ناپسندیدہ ہے۔ مگر قرآن کریم نے یہی کہا ہے کہ صرف چار چیزیں حرام ہیں۔ پس در حقیقت یہ چار اصول ہیں جو بیان کئے گئے ہیں۔ اسی طرح عبادات میں بھی چار اصول کا ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ اگر حج کو لے لو۔ تو اس کے علاوہ عمرہ بھی ایک عبادت ہے۔ اسی طرح تمام ایسے مقدس مقامات کی طرف سفر اختیار کرنا بھی عبادت ہے۔ جو اسلامی نقطہ نگاہ سے خاص اہمیت رکھنے والے ہیں۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مساجد میں سے صرف تین ہی ہیں جن کی طرف شد الرحال جائز ہے۔ مسجد بیت المقدس۔ میری مسجد اور خانہ کعبہ پھر عبادات میں عیدین بھی شامل ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کے علاوہ کئی قسم کے صدقے ہیں۔ خیرات اور قربانی میں حصہ لینے کے احکام ہیں مگر بہر حال

یہ چار مرکزی نقطے ہیں

ایک نقطہ مرکزی عبادت کا نماز ہے، دوسرا روزہ، تیسرا زکوٰۃ اور چوتھا حج اسی طرح کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نہیں مان سکتے کہ ان چار چیزوں کے علاوہ کوئی اور چیز بھی حرام ہو۔ ایسے لوگوں کے لئے قرآن کریم میں ہی ایک جواب پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ جمعہ میں فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا
اذا نودی للصلوٰۃ من
یوم الجمعۃ فاسعوا الی
ذکر اللہ وذروا البیع

کہ اے مومنو جب جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کی آواز تمہارے کان میں پڑے تو تم دوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف آؤ اور بیع چھوڑ دو۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہاں کہا ہے کہ نجاری کا کام چھوڑ دو۔ یا معماری کا کام چھوڑ دو۔ یا کپڑا بننا چھوڑ دو۔ یا زمیندارہ چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ تم بیع چھوڑ دو۔ ایسے شخص کو یہی جواب دیا جائے گا۔ کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اہم چیز بیان کر دی ہے۔ اور جب بیع سے مومنوں کو روکا گیا ہے۔ تو اس سے ادنےٰ چیزوں کی ممانعت اس میں خود بخود آ گئی۔

یہی وجہ ہے

کہ وذروا البیع کے معنوں میں کبھی کسی نے شبہ ظاہر نہیں کیا۔ نہ کسی خارجی نے نہ شیعہ نے نہ مقلدوں نے نہ غیر مقلدوں نے کہ یہاں صرف تجارت چھوڑنے کا حکم ہے۔ کوئی اور پیشہ چھوڑنے کا حکم نہیں۔ ہر شخص اس آیت کے یہی معنے کرتا ہے۔ کہ یہ ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ کیونکہ بالعموم بیع ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ زمیندار ہل چھوڑ کر آ جائے تو اس کو کوئی زیادہ نقصان نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر تاجر آ جائے تو اس کا زیادہ نقصان ہو گا۔

فرض کرو

ایک تاجر نماز کے لئے آ جاتا ہے۔ اور کوئی دوسرا شخص ایک اور دوکان سے ایک لاکھ کا سودا لے لیتا ہے۔ تو اس کا کئی ہزار روپیہ نفع مارا جائے گا۔ اس کے مقابلہ میں لوہار نے تو وہیں لوہا کوٹنا شروع کر دینا ہے۔ جہاں اس نے ختم کیا تھا۔ یہی حال دوسرے کاموں کا ہے ان میں نقصان کا اتنا احتمال نہیں ہوتا جس قدر نقصان کا احتمال تجارت میں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی چیز کا ذکر کر کے چھوٹی چیزوں کو اس کے تابع کر دیا۔ مثل مشہور ہے کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں جب بیع کا ذکر کر دیا۔ تو باقی سارے کام اسی میں آ گئے۔ کیونکہ جب ایک تاجر اپنا بہت بڑا نقصان کر سکتا ہے۔ تو دوسرا شخص ایک معمولی نقصان کیوں برداشت نہیں کر سکتا پس یہ

قرآن کریم کا یہ اصول ہے

کہ وہ لمبی باتوں کی بجائے اصولی باتیں بیان فرماتا ہے۔ اگر ایک ایک بات کو تفصیل سے بیان کیا جاتا۔ تو قرآن کریم موجودہ حجم سے ۵۰ ہزار گنے زیادہ ہوتا۔ مثلاً نماز کو ہی لے لو۔ نماز کی دو رکعت بھی جائز ہیں۔ اور چار بھی جائز ہیں۔ پھر گو بھی کھانا بھی جائز ہے آلو کھانے بھی جائز ہیں۔ اور ٹماٹر کھانے بھی جائز ہیں۔ اگر اس طرح ایک ایک چیز کا نام لے لے کر اس کا ذکر کیا جاتا۔ تو قرآن کریم کے لئے بہت زیادہ حجم کی ضرورت تھی۔ چونکہ قرآن کریم ایک حکیم ہستی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس لئے اس نے

صرف اصولی باتیں

بیان کر دی ہیں۔ فروعات کو نہیں لیا۔ اسی طرح ایمانیات میں بھی اس نے اصولی باتوں کا ہی ذکر کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آ گیا۔ تو اس کی صفات کا ذکر اسی میں آ گیا۔ اور دعا بھی اسی میں آ گئی۔ اور جب نبیوں کا ذکر آ گیا۔ تو کتابوں کا ذکر خود بخود آ گیا۔ کیونکہ اگر کوئی قانون نہیں ہو گا۔ تو نبی چلائیگا کیا؟ پھر جب جزا سزا کا ذکر آ گیا تو جنت اور دوزخ کا ذکر بھی آ گیا۔ اسی قسم کی

ایک اور مثال

بھی قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یومنون باللہ والیوم الاٰخر مومن اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے۔ یہاں اور بھی اختصار مد نظر رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں ملائکہ کے ایمان کو شامل کیا گیا اور یوم آخر پر ایمان لانے میں انبیاء آ گئے۔ پھر سارے قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں بیان کر دیا گیا اور سورہ فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ میں بیان ہے کوئی تفصیل چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے سارا قرآن موجود ہوتا ہے۔ کسی کے لئے صرف سورۃ فاتحہ ہی کافی ہو جاتی ہے۔ کسی کے لئے سارا قرآن بھی کافی نہیں ہو سکتا۔

صوفیاء کہتے ہیں

کہ تفصیلیں تو کفار کے لئے ہیں ورنہ سچے مومن کے لئے بسم اللہ کی ب ہی کافی ہے۔ ب کے معنے کیا ہیں ب کے معنے ہیں ساتھ مل جانا اور بسم اللہ کی ب کا یہ مفہوم ہے۔

کہ اسے انسان تو خدا کا بن جا اور خدا کے ساتھ مل جا اور جب کوئی خدا کے ساتھ مل جائے تو اس کے لئے کسی اور چیز کی کیا ضرورت ہے کہتے ہیں "عاقل را اشارہ کافی است" پس اصولی طور پر جس طرح جسمانیات میں چار چار چیزوں کا ذکر آتا ہے۔ چاروں کھونٹ چاروں کونے۔ چاروں جانب اور چاروں اطراف کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح شریعت نے عبادات میں بھی

چار باتوں کا ذکر کیا ہے

ایمانیات میں بھی چار باتوں کا ذکر کیا ہے اور محرمات میں بھی چار باتوں کا ذکر کیا ہے ایمانیات میں سے پہلا اصل اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہو کر انسان کو خالص صداقت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہر چیز کسی نہ کسی منبع سے چلتی ہے اور اللہ ہی ہے جو تمام صداقتوں کا حقیقی منبع ہے۔ پھر ملائکہ سامان کو نشوونما دینے کا ذریعہ ہیں۔ اور جب قانون کے ساتھ نشوونما شروع ہو جاتا ہے تو ایک نظام کی ضرورت ہوتی ہے جس سے ہر چیز کو قابو میں رکھا جائے۔ مثلاً بارشیں ہوتی ہیں تو نشیب زمینیں پانی کو بہا کر لے جاتی ہیں۔ اس پانی کو ایک نظام میں رکھنے کے لئے نہریں بنائی جاتی ہیں اور نہروں پر پل بنائے جاتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء روحانی پانی کو ایک نظام کے ماتحت لاتے ہیں۔ اور جب دنیا انبیاء کے نظام کے ماتحت آجاتی ہے تو اس کا انجام

اللہ تعالیٰ کا دائمی قرب

دائمی حیات اور دائمی سرور ہوتا ہے اور یا پھر انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنتے ہیں اور یہی چیز جزاء و سزا ہے جو جزاء و سزا کے متعلق ہندوؤں کا خیال ہے کہ روحیں خلا میں جا کر مل جاتی ہیں۔ لیکن اسلام یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارواح پر اپنی صفات کی چادر اوڑھا دیتا ہے۔ سب سے بڑی صفت اللہ تعالیٰ کی اس کا ازلی ابدی ہونا ہے۔ مومن جب جنت میں جائیں گے تو انہیں بھی ابدیت حاصل ہو جائے گی اور موت ان پر وارد نہیں ہوگی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جنتیوں کے متعلق بھی آتا ہے لھم فیھا ما یشاؤن گویا

خدائی صفات

جنتیوں میں بھی آجاتی ہیں اور وہ ہر قسم کے تنزل اور تباہیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں یہ ویسی ہی بات ہے جیسے نہریں نکال کر

دریا کے ایک طرف سے نہر نکالتے ہیں اور دوسری طرف ڈال دیتے ہیں۔ دنیا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلتی ہے اور پھر خدا کی طرف چلی جاتی ہے۔ نہ ہم وحدت وجود کے قائل ہیں اور نہ ہندوؤں کی طرح خدا تعالیٰ میں جذب ہونے کے قائل ہیں۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کے مشابہ حالت ضرور ہے۔ جب دنیا پیدا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے کُن کہنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جب آخر میں پہنچتی ہے تو

ابدی زندگی

حاصل کر لیتی ہے۔ اسی طرح دنیا کا سلسلہ چلتا چلا جا رہا ہے۔ دوسری طرف عبادات ہیں۔ عبادات میں بھی چار اصول کا ذکر کیا گیا ہے درحقیقت تعبد کے معنے خدائی صفات کو اپنے آپ پر نقش کرنے کے ہیں۔ اور اس نقش کے لئے سب سے پہلے دماغ کی صفائی مطلوب ہوتی ہے۔ نماز دماغ کی صفائی کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ نماز میں ذکر الٰہی کیا جاتا ہے اس کی پاکیزگی اور کمال کو یاد کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح خود بخود دماغی اور ذہنی قوٰی میں ایک نور پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ دوسری چیز جسم کی اصلاح ہے اس کے لئے روزہ رکھا گیا ہے۔ تیسری چیز

جذبات کی درستی ہے

اس کے لئے حج رکھا گیا ہے۔ کیونکہ وطن نہایت اعلیٰ درجہ کے جذبات محبت سے تعلق رکھتا ہے۔ جب انسان حج کے لئے مکہ جاتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنے جذبات محبت کو قربان کرنے کا عادی بنتا ہے۔ چوتھی چیز سوسائٹی کی اصلاح ہے۔ اس کے لئے زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات وغیرہ رکھا گیا ہے تاکہ غرباء کو اٹھایا جائے اور ان کی ترقی کی تدابیر کی جائیں۔ غرض عبادات ان چاروں اغراض سے تعلق رکھتی ہیں۔ اوّل دماغ کی اصلاح ہو جائے دوم جسم کی اصلاح ہو جائے سوم جذبات کی اصلاح ہو جائے چہارم سوسائٹی کی اصلاح ہو جائے۔ جب یہ چاروں اصلاحیں ہو جائیں تو قوم کو ترقی حاصل ہو جاتی ہے اور دنیا میں امن قائم ہو جاتا ہے۔ حلت و حرمت میں بھی ان چار اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ مردار کھانا انسان کی عقل اور اس کے دماغ پر بہت برا اثر ڈالتا ہے۔ جو قومیں مردار خور ہوتی ہیں۔ ان کی عقلیں بہت موٹی ہوتی ہیں۔ یا یوں کہو کہ موٹی عقل والی قومیں مردار کھاتی ہیں

سمجھدار اور عقلمند اقوام

مردار نہیں کھاتیں۔ دم زہر ہے اور طب سے یہ امر ثابت ہے کہ دم مسفوح میں زہر ہوتا ہے۔ اس لئے خون کھانا انسان کے جسم کو خراب کرتا ہے۔ لحم الخنزیر کا جذبات سے تعلق ہے۔ کیونکہ اس میں بعض ایسی اخلاقی برائیاں ہیں جو کسی اور جانور میں نہیں پائی جاتیں۔ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ شرک ہے اور درحقیقت شرک ہی سوسائٹی کی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ اگر توحید کامل ہو اور لوگ یہ سمجھیں کہ ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں تو وہ دوسروں کا حق کیوں ماریں۔ ظلم بھی شرک سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ میرے لئے اپنے بچاؤ کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اگر خدا پر اس کا سچا ایمان ہوتا تو وہ سمجھتا کہ میں ظلم کیوں کروں خدا تعالیٰ خود میری ضروریات کو پورا فرمائے گا اسی طرح چوری اور لڑائی اور دنگہ فساد انسان اسی لئے کرتا ہے کہ اس میں برادری کی روح نہیں ہوتی۔ قوموں میں جذبۂ منافرت

پایا جاتا ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ ہم ہندو ہیں ... یا مسلمان اور ہم آپس میں نہیں مل سکتے۔ غرض

تمام مفاسد شرک سے ہی پیدا ہوتے ہیں

پس مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے شرک کا رد فرمایا اور تمام ایسے مظالم کا سدباب فرمایا ہے۔ جن کی بنیاد درحقیقت شرک پر ہی ہوتی ہے۔ پس یہ چار محرمات بھی ایک اصول کے ماتحت ہیں۔ چار عبادات بھی ایک اصول کے ماتحت ہیں۔ اور چار ایمانیات بھی ایک اصول کے ماتحت ہیں۔ اس سے آگے لمبی تفاصیل ہیں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں مگر وہ سب کی سب انہی چار شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر بنیادی چیزیں اچھی ہیں تو تفاصیل بھی انسان کو ترقی دینے والی ہیں۔ اور اگر بنیادی چیزیں مضر ہیں تو تفاصیل بھی ایسی ہی ہیں جن کا ارتکاب انسانی روح کو ہلاک کرنے والا ہے۔

روزنامہ الفضل سے متعلق

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کا ارشاد

"سلسلہ کا مرکزی اخبار الفضل جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور سلسلہ کی خبریں چھپتی رہتی ہیں ایک ایسا لٹریچر ہے جو ہر احمدی کی تربیت کی تکمیل اور روزمرہ کی تاریخ سے واقفیت کے لئے نہایت ضروری ہے یہ ...... جماعتی تربیت کی ایک بہت عمدہ درسگاہ ہے جس سے کسی مخلص احمدی کو غافل نہیں ہونا چاہیئے"

(مینیجر الفضل)

ولادت

برادرم محمد عبد اللہ صاحب آف محمود آباد جنرل سیکرٹری یونین کونسل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا بچہ مورخہ ۶/۶/۶۱ کو عطا فرمایا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نام "مطیع اللہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(احمد بخش جام محرر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

خواجہ احسان علی صاحب بٹ ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہیں اور آجکل ڈسٹرکٹ جیل ملتان میں ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر مصیبت سے اور ابتلا سے محفوظ رکھے اور مقدمہ میں کامیابی عطا کرے۔ آمین

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

چندہ وقف جدید

کیا آپ نے وقف جدید کا چندہ بھجوا دیا ہے۔ جماعت کے سیکرٹری مال سے اپنا حساب دیکھ لیں۔ اور اگر اب تک چندہ نہ بھجوایا ہو تو جلد ارسال فرمائیں! جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مالی وقف جدید۔ ربوہ)

حضرت چوہدری غلام حسن صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی وکیل الزراعت ربوہ

والد محترم حضرت چوہدری غلام حسن صاحب رضی اللہ عنہ ایک عابد و متقی انسان تھے۔ تہجد۔ ذکر الٰہی تلاوت قرآن کریم اور مسنون ادعیہ کا بار بار پڑھنا ان کی غذا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش بخشی تھی اور اس کشائش کے ساتھ اس نے قناعت کی دولت سے بھی مالا مال کیا ہوا تھا سادہ زندگی کے عادی اور کفایت شعار تھے لیکن خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے لئے بے دریغ خرچ کرتے تھے۔ حلیم و منکسر المزاج تھے لیکن حد درجہ کے غیور بھی تھے۔ نہ صرف خود نیک تھے بلکہ اپنے ماحول میں اعلیٰ درجہ کی نیکی پیدا کر دیتے تھے۔ محض اپنے خاموش نیک نمونہ سے بعض سعید طبائع کو احمدیت کی آغوش میں لانے کا باعث ہوئے۔ آپ کے احمدیت و خلافت سے تعلق کو وابستگی کے لفظ سے شاید پوری طرح واضح نہ کیا جا سکے یہ اُن کے جسم و روح کا ایک حصہ بن چکے تھے۔ ان کی سعید فطرت کو نہ کبھی احمدیت کے بارہ میں تذبذب پیدا ہوا اور نہ خلافت کو قبول کرنے میں کوئی تامل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ لا و اطلع شموس طالعہ کی بہت توقیر ہر مخلص کی طرح ان کا جزو ایمان تھی وہ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد حتّٰی کہ چھوٹے سے چھوٹے بچے کا بھی بڑا احترام کرتے تھے۔ آخری عمر میں جسم کمزور ہو چکا تھا۔ لیکن عزم بلند تھا اور نہیں پسند کرتے تھے کہ اُن پر کوئی ایسا وقت آئے جب وہ ارذل العمر کا شکار ہو کر دوسروں کے سہارے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوں۔ آپ نے تقریباً ۷۶ سال کی عمر میں مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۲ء کو عزیزم میجر شریف احمد صاحب باجوہ جو نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور تھے کے بنگلہ پر داعی اجل کو لبیک کہا اور اس وقت بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ خاص صحابہ میں مدفون ہیں۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ واجعل جنتہ مثواہ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے لا یموت احد من رجالکم (تذکرہ ص ۷۴۳)

یعنی تمہارے مردوں میں سے کوئی نہیں مرے گا۔ جس کا ایک مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص صحابہ کا ذکر خیر دنیا میں قائم رہے گا۔ یہ خدائی وعدہ ہم پر بھی یہ فرض عائد کرتا ہے کہ ہم ان بزرگوں کے حالات کو تحریر و اشاعت کے ذریعہ محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ اس لئے عاجز اختصار سے بعض واقعات سیرت حضرت والد محترم الفضل کے ذریعہ احباب تک پہنچانے اور محفوظ کرنے کی کوشش کر رہا ہے وما توفیقی الا باللہ

خاندان

والد مرحوم ضلع سیالکوٹ کے ایک زمیندار خاندان اور باجوہ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ باجوہ قوم کے ایک حصہ نے عہد مغلیہ کی ابتداء میں ہندو مذہب کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا اور ایک حصہ سکھ ہو گیا۔ جب سکھوں کی حکومت کا دور آیا تو سکھ شاخ کلاس والہ کی مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتھ رشتہ داری کے باعث قومی سیادت ان کے ہاتھ چلی گئی۔ لیکن بایں ہمہ والد محترم کے دادا چوہدری قادر بخش صاحب مرحوم نے غیر معمولی طور پر مخیر مہمان نواز اور غریب پرور ہونے کے باعث ضلع کے عوام میں وہ شہرت حاصل کر لی کہ اب تک ان کے قصے زبان زد خلائق ہیں۔ لوگ ان کے نام کو عزت سے یاد کرتے ہیں اور ان کی طرف منسوب ہونے والوں سے احترام سے پیش آتے ہیں۔

آپ کے والد مرحوم چوہدری صوبے خان صاحب بھی بڑے نیک اور خدا ترس تھے لیکن وہ اُن کے والد کی زندگی میں ہی قریباً پچاس سال کی عمر میں وفات پا گئے اور اولاد کی تعلیم و تربیت کا بار اُن کی والدہ مرحومہ حضرت بہشت بی بی صاحبہ پر پڑا جو موضع ورہا کے ایک معزز رئیس کی بیٹی تھیں۔

والد مرحوم پانچ بھائی اور دو بہنیں تھے سب سے بڑے حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم تھے اور اُن سے چھوٹے حضرت چوہدری محمد حسین صاحب دوسرے دو چوہدری غلام علی صاحب اور چوہدری غلام سرور صاحب والد مرحوم سے چھوٹے تھے۔ ان میں سے عم محترم نواب صاحب اور چچا چوہدری غلام علی صاحب بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ چچا چوہدری غلام سرور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸ ساہیوال ضلع منٹگمری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔

تعلیم

والد مرحوم نے ہائی سکول پسرور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اسلامیہ کالج لاہور سے ایف اے پاس کیا اور پھر بی اے میں ایف سی کالج لاہور میں داخل ہو گئے۔ اس اثنا میں ۱۸۹۷ء میں لائلپور میں سفید پوش گرانٹ میں اراضی الاٹ کی گئی جس پر حسب خواہش حکومت ذاتی حاضری لازمی تھی۔ اس لئے مجبوراً تعلیم کو چھوڑ کر زمین پر آ گئے۔ اس زمانہ میں زمینداروں میں خصوصاً تعلیم کا عام رواج نہ تھی۔ والد مرحوم نے اپنی قوم میں سب سے پہلے ایف اے پاس کیا۔

سکول اور کالج کے ایام کا والد مرحوم کبھی کبھی ذکر فرمایا کرتے تھے آپ اس قدر توانا و مضبوط تھے کہ سارے سکول میں ان کے سوا صرف ایک اور طالب علم تھا جو بڑے مگدر کو ان کی طرح اچھی طرح سے اٹھا سکتا تھا۔ آپ بڑے محنتی اور مستعد تھے۔ آپ کے دادا نے آپ کا نام شیر دل رکھا ہوا تھا اور جب وہ خاص طور پر قدر افزائی فرمانا چاہتے وہ اسی نام سے آپ کو پکارتے

آپ جب کالج میں گئے۔ یتیم اور غریب تھے لیکن آپ نے بلند اخلاق کے باعث کالج میں اپنی ساکھ قائم کر لی۔ بعض متمول طلبہ کو بھی ضرورت کے موقع پر قرض حاصل کرنے کے لئے ان کی ساکھ سے استفادہ کرنا پڑتا۔

بیماری

یہ مضبوط ہونہار نوجوان یونیورسٹی کو چھوڑ کر اپنے آبائی پیشہ زمینداری میں آ گئے اور دینی طاقت اور جوانی کے باعث کسی مشقت کو مشقت نہ سمجھتے تھے اس دوران میں تپ محرقہ نے آ دبایا۔ مرض نے طوالت اختیار کر لی۔ بخار بگڑ گیا۔ ساتھ پیچش کا عارضہ بھی ہو گیا اور آپ کو سات ماہ تک صاحب فراش ہونا پڑا۔ مضبوط جسم ایک ڈھانچہ بن کر رہ گیا۔ وہ نوجوان جو خاندان کے مستقبل کی امید تھا موت کی انتظار میں بستر پر ایڑیاں رگڑ رہا تھا علاج کے لئے ہر ممکن دوڑ دھوپ کی گئی۔ والد مرحوم نے سنایا کہ ان کی والدہ انہیں ایک مشہور حکیم کے پاس لے گئیں اس نے دور سے ہی انہیں دیکھا اور بگڑ گیا کہ ایک مردہ کو میرے پاس کیوں لے آئی ہو۔ بیمار کا علاج کرتا ہوں مردہ میں جان نہیں ڈال سکتا۔ ماں اپنی ممتا سے مجبور تھی۔ بھائی اپنے شیر کو موت کے منہ میں جاتا دیکھ نہ سکتے تھے لیکن ایسا نظر آ رہا تھا کہ تقدیر کی طرف سے موت کا فیصلہ اٹل ہے۔

بیعت

اس مریض کے بستر کے پاس ایک خوبرو جوان تھا اس نے اپنے بھائی کو تڑپتا دیکھا اس کی آنکھیں اس المناک نظارہ کی تاب نہ لا سکیں وہ پیدائشی طور پر مسلمان تھا۔ لیکن اس کی پیشانی سجدہ سے آشنا نہ تھی وہ اسلام کی صداقت پر بظاہر ایمان رکھتا تھا لیکن وہ سمجھتا تھا کہ نمازیں پڑھنا۔ ملاؤں اور بوڑھوں کا کام ہے۔ چنانچہ ایک دن ایک بزرگ نے ہمت کی اور کہا کہ چوہدری آپ بھی کبھی مسجد میں آیا کیجئے۔ اس پر یہ نوجوان سخت طیش میں آ گیا اور کہا کہ یاد رکھو کہ آئندہ کبھی اس کا نام نہ لینا۔ ہم نمازیں پڑھیں تو تم لوگوں کو کس نے دکھانا ہے یہ جوان ازحد بانکے سجیلے اور شوقین طبع تھے۔ بے فکری کی زندگی گذارنے کے عادی تھے مطمئن تھے کہ گھر کا چھوٹا بھائی اٹھائے ہوئے ہے۔ لیکن اب یہی بھائی موت کے منہ میں تھا۔ حیات و موت کی کشمکش آخری مراحل پر پہنچی ہوئی معلوم ہوتی تھی اس سے دل میں ایک ٹیس اٹھی دنیا کی بے ثباتی آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔ جوانی و تمول پر غرور ہیچ معلوم ہوا۔ اور اس خدا کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ جسے کبھیں کو دیں بھلا بیٹھے تھے۔

سیالکوٹ میں بعض بزرگوں کے باعث احمدیت کا چرچا تھا۔ بھائی کی علالت رحمت الٰہی بن گئی اور آپ کشاں کشاں قادیان پہنچے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دربار میں حاضر ہوئے اور حضور کے دست حق پرست پر اپنے گناہوں غفلتوں سے توبہ کر کے احمدیت قبول کر لی۔

بیعت کیا کی۔ ایک نئی زندگی اختیار کر لی جن احباب نے اس انیسویں صدی کے نوجوان چوہدری محمد حسین صاحب کو بیسویں صدی میں دیکھا ہے وہ شہادت دیں گے کہ نصرت الٰہی نے اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا۔ بلکہ وہ انقلاب آفریں وجود بن گئے۔ جو بھی ان کے وجود کے قریب آیا۔ اس میں انقلاب رونما ہو گیا۔ وہ جو نماز کو عار سمجھتے تھے نماز ان کی زندگی بن گئی۔ وہ سجدہ میں جبیں نیاز رکھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ سیلاب آ گیا ہے۔ ان کا جائے نماز آنسوؤں سے بھیگ جاتا۔ قرآن کریم سے ان کو عشق ہو گیا۔ ارشاد و اصلاح ان کی غذا بن گئی۔ یہ بزرگ جب مریض بھائی کے بستر کے پاس پہنچے تو اسے قبول احمدیت کی اطلاع دی اور اس نئی زندگی کا پیغام دیا۔ جو احمدیت کے طفیل انہیں نصیب ہوئی۔ بھائی نے کمال بشاشت کے ساتھ اسے قبول کر لیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے اس خاندان کو احمدیت کی آغوش میں لانے کا فیصلہ کر دیا۔ نئی روحانی زندگی کے ساتھ انہیں نئی جسمانی زندگی بھی دے دی گئی اندازہ ہے کہ بیعت کا سال ۱۹۰۰ء تھا۔ پس خاندان پر جو ایک بہت بڑی مصیبت آئی تھی۔ وہ رحمت الٰہی کا روپ دھار گئی۔

(باقی)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے۔ صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مؤرخہ ۲۶ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال) کے نام بھجوائیں۔

تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں انہیں تاریخ تقرری سے /۶۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی اور /۳۰ روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس ملے گا۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کو ٹائپ جاننا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۳۰ لفظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا اور ٹائپ میں پاس ہو گئے تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۱۸۰-EB/۶-۱۵۰-EB/۵-۱۰۰-۴-۶۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہوا ہے۔ ابتدائی تنخواہ /۸۵ روپے ماہوار اور گریڈ ۲۲۰-EB/۱۰-۱۴۰-EB/۸-۱۳۰-۶-۱۰۰-۵-۸۵ دیا جا سکے گا۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف درج کئے جائیں گے۔ نامکمل درخواستوں کو زیرِ غور نہیں لایا جائے گا۔

(۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ (۲) ولدیت (۳) تعلیمی قابلیت (۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند (۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو (۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۷) چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ:۔ (۱) تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا (۲) جو امیدوار اس وقت صدر انجمن کے دفاتر میں کام کر رہے ہیں۔ لیکن کمیشن کا امتحان پاس نہیں۔ ان کے لئے اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے۔ ورنہ انہیں انجمن کی کارکنیت سے فارغ کیا جا سکتا ہے۔

(سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ امسال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ مجوزہ بجٹ کے ششماہی بجٹ کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ تمام چندہ جات کی وصولی بہت سست رہی ہے اور بعض لجنات تو ایسی بھی ہیں جن کا ایک دفعہ بھی چندہ جمع نہیں ہوا۔ اگر یہی رفتار رہی تو ہمارا بجٹ زائد ہونا تو درکنار اس کے متوازن ہونے کی بھی امید نہیں۔ چنانچہ صورت حال کے مطابق تمام لجنات کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ چندہ جات کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں ہمارا مالی سال ختم ہونے میں قریباً ساڑھے تین ماہ باقی ہیں۔ لہٰذا اکتوبر سے پہلے پہلے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ تاکہ ہمیں اپنے بجٹ میں بہ کمی برداشت نہ کرنی پڑے۔ بجٹ کی یہ کمی اجتماعی کوشش سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔

اس کے علاوہ بعض ایسے مقامات بھی ہیں جہاں ممبرات کی تعداد کی کمی کی وجہ سے کوئی لجنہ اماء اللہ قائم نہیں ہوئی۔ لیکن وہاں احمدی گھرانے ضرور موجود ہیں۔ لہٰذا ان مستورات کے لئے ضروری ہے کہ وہ مختلف چندہ جات کو ادا کریں۔ اور اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ وہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں انفرادی طور پر ہی چندہ جمع کرا دیں اور اپنے پتہ جات سے بھی مطلع کریں تاکہ گاہے بگاہے ان سے خط و کتابت ہو سکے۔

امید ہے کہ ہماری بہنیں خاص توجہ فرمائیں گی۔ تاکہ ہماری لجنہ اماء اللہ مالی مشکلات سے بچ جائے۔ خدا تعالیٰ ہم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

نماز باجماعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جماعت کی نماز تم میں سے کسی کی تنہا نماز سے پچیس ۲۵ درجے زیادہ ہے اور رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں"

پھر حضرت ابوہریرہؓ نے کہا اگر چاہو تو پڑھ لو ان قرآن الفجر کان مشھوداً یعنی بے شک صبح کی نماز فرشتوں کا حاضر ہونے کا وقت ہے (تجرید بخاری)

(نائب قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کی دوسری منزل کے ایک حصّہ کی تعمیر

احباب زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوائیں تاکہ تعمیر جلد مکمل ہو سکے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کے ساتھ ہسپتال کی دوسری منزل کے ایک حصہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ اس حصہ میں پرائیویٹ مریضوں کے ایک کمرے کے سیٹ کے لئے مکرم و محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت اور ان کے بھائیوں نے اپنے والد صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار ہزار روپے عطیہ دیا ہے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

چونکہ کل تعمیر کا اندازہ خرچ ۳۰۰۰۰ ہزار روپے کے قریب ہے لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا خاکسار احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ عطایا اس غرض کے لئے بھجوائیں تا تعمیر جلد مکمل ہو سکے۔ امید ہے احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء تعمیر کے لئے عطایا صیغہ امانت کی "مد تعمیر ہسپتال" میں بھجوائیں جائیں۔ زمیندار احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں کیونکہ آجکل فصلوں کی آمد سے وہ بھی اس کار میں شریک ہو سکتے ہیں۔ نیز جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وعدے ادا کرنے کی جلد کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

انصار اللہ کا امتحان "پیغام صلح"

جیسا کہ الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے مورخہ ۱۶ر جولائی بروز اتوار انصار اللہ کا "پیغام صلح" کا امتحان ہوگا (ربوہ میں یہ امتحان ۱۴ جولائی بروز جمعہ ہوگا) پیغام صلح یہ امتحان تین گھنٹہ کا ہوگا۔ اور جوابات کے لئے کتاب کو دیکھنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔ جملہ مجالس از راہ کرم زیادہ سے زیادہ اراکین کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور مرکز کو ان کی تعداد سے مطلع فرما دیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

شعار اسلامی

داڑھی شعار اسلامی ہے۔ اس سنت نبویؐ پر صحابہؓ نے عمل کیا۔ تمام صلحاء امت اس پر کاربند ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے نمونہ سے اس سنت کو تازہ کیا۔ آپ کے خلفاء نے اور مخلص متبعین نے اس شعار کو اپنایا۔ ضرورت ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ اس سنت نبوی پر عمل درآمد ہے۔ حضورؐ کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب یعنی مشرکوں کی مخالفت کرو۔ داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتراؤ۔ (تجرید بخاری ص۵۰)

(قائمقام قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم سردار عبداللہ خان صاحب خلف الرشید صاحبزادہ سردار حضرت مولوی فتح محمد خانصاحب نمبردار (جو کہ حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے) مورخہ ۱۲ر ۶۱ کو اچانک حرکت قلب بند ہونے پر تلاوت قرآن پاک کرتے ہوئے ۷۵ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

میں بزرگان سلسلہ و احباب اکرام کی خدمت میں والد صاحب محترم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

(محمد عنایت اللہ خان حسینوالہ ضلع مظفر گڑھ)

ہمارے کسان اور گھریلو صنعتیں

پاکستان کے کسی بھی گوشے میں چلے جائیے۔ وہاں آپ کو گھریلو دستکاریوں کا وجود ملے گا۔ یہ اور بات ہے کہ انہیں دستکاری ہی شمار نہ کیا جاتا ہو۔ اور شاید اسی وجہ سے وہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی کسمپرسی کے عالم میں ہیں ان کا معیار وہی ہے جو آج سے صدیوں پہلے ہوتا تھا۔ لیکن اس سلسلے میں سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ بعض دستکاریاں خاص خاص "ذاتوں" سے وابستہ ہو کر رہ گئی ہیں۔ کسان کو لاکھ ان کے مفید اور منافع بخش ہونے کا یقین دلایا جائے وہ گوناگوں تعصبات کے تحت ان کو اپنانے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوگا وہ اسی کو غیرت کی بات سمجھتا ہے کہ بھوکا مر جائے لیکن وہ کام، پیشہ یا دستکاری ہرگز ہرگز نہ اپنائے۔ جو اس کے نزدیک صرف "کمین" لوگوں کے لئے ہے۔

جھوٹی غیرت کے ان جاہلانہ تصورات کو ختم کرنے کے سلسلے میں بلاشبہ یونین کونسل کے ممبران بڑا اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ خود آگے بڑھ کر دوسروں کے لئے مثال قائم کر سکتے ہیں جس سے دوسرے لوگوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی پیروی کرنے کا شوق پیدا ہو۔ لیکن یہ تصورات آہستہ آہستہ اور دھاتے جاتے ہی جائیں گے۔ کیونکہ ان کی جڑیں ہمارے معاشرے میں بہت گہری ہیں اس لئے جہاں کسانوں کو ان تصورات کے خول سے نکالنے کی کوششیں ہو رہی ہیں وہیں ان میں گھریلو صنعتوں کو مقبول بنانے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ جنہیں اپنانے اور فاضل آمدنی کا ذریعہ بنانے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کے ساتھ کسی مخصوص ذات کا تصور وابستہ نہیں ہے۔ اور کو نہ صرف فالتو وقت کا بہترین مصرف بنایا جا سکتا ہے اور آمدنی بڑھا کر معیار زندگی بلند کیا جا سکتا ہے اور اس طرح معقول ذریعہ کمایا جا سکتا ہے ذیل میں چند ایسی گھریلو صنعتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مچھلیاں پالنا

مچھلیاں یا تو گاؤں کے جوہڑوں اور تالابوں میں پالی جا سکتی ہیں یا باقاعدہ مچھلی فارم قائم کیا جا سکتا ہے مچھلیوں کی پرورش سے ایک طرف تو خوراک کے لئے معقول اور متوازن غذا میسر آ جاتی ہے دوسری طرف مضر صحت کیڑے مکوڑے اور مچھر ان مچھلیوں کی خوراک بنتے ہیں۔ دریا، نہر، کنوئیں، چشمے اور بارش کے پانی کے علاوہ سیم کے پانی میں بھی مچھلیاں پالی جا سکتی ہیں اور اس طرح سیم زدہ زمین معقول پیداوار کا ذریعہ بن سکتی ہے

اس وقت ہمارے ملک میں مویشیوں کی قلت ہے ہزاروں مویشی ہر روز ذبح ہوتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گھی اور دودھ مہنگا ہوتا جا رہا ہے۔ مچھلیوں کی پرورش کو اگر فروغ دیا جائے اور لوگوں کو مچھلی کھانے کے لئے عام طور پر ملے تو ملک میں گوشت کی قلت دور ہو سکتی ہے۔ خوراک کے لئے تھیلا، روہو اور موری بہترین قسم کی مچھلیاں ہیں۔ تالاب کی صفائی اور کیڑے مکوڑوں کے خاتمہ کے لئے گنگھی مچھلی اور چلڑہ مفید رہتی ہیں۔ مچھلیوں کی خوراک مختلف قسم کے آبی پودے ہوتے ہیں جو جوہڑوں اور تالابوں میں عام پائے جاتے ہیں۔ تالابوں میں اگانے کے لئے اچھی قسم کے آبی پودے محکمہ ماہی گیری سے بلاقیمت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ محکمہ مچھلیوں کی پرورش کو فروغ دینے کی بڑی کوشش کر رہا ہے۔ مچھلی فارم قائم کرنے کا شوق رکھنے والوں کو معلومات فراہم کرنے کے علاوہ یہ محکمہ انہیں تربیت بھی دیتا ہے مچھلی فارم قائم کرنے کے ڈیڑھ دو سال بعد اس سے اوسطاً بارہ سو روپے فی ایکڑ سالانہ آمدنی حاصل کی جا سکتی ہے۔

مرغیاں پالنا

یوں تو مرغیاں ہر گاؤں میں اور گاؤں کے ہر گھر میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ان کی پرورش پر مناسب توجہ نہیں دی جاتی۔ ورنہ اگر باقاعدہ طور پر اچھی نسل کی مرغیاں پالی جائیں اور صحیح طور پر ان کی پرورش کی جائے تو ان سے معقول رقم کمائی جا سکتی ہے۔ مرغیوں سے رقم کمانے کی دو صورتیں ہیں یا تو ان کے انڈے فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ یا انہیں خوب موٹا تازہ کر کے بازار میں بیچ دیا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں کے لئے مختلف نسل کی مرغیاں درکار ہیں۔ نہ ہر نسل زیادہ انڈے دیتی ہے اور نہ ہر نسل کی مرغی کو خوراک دے کر موٹا تازہ کیا جا سکتا ہے۔

عام طور پر کسان مرغیوں کے لئے جو ڈربے بناتے ہیں وہ نہ تو صاف ہوتے ہیں اور نہ ہوادار اور نہ ان میں روشنی کا گزر ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مرغیاں بیمار رہ جاتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مرغیوں کے ڈربے صاف ہوادار اور کھلے بنائے جائیں جن میں روشنی کا گزر بخوبی ہو۔ مرغی خانہ شور زمین پر ہرگز نہ بنانا چاہیے۔ کیونکہ ایسی زمین مرغیوں کے لئے مضر صحت ہے

مرغیوں کی پرورش بڑے پیمانے پر کرنے کے لئے باقاعدہ پولٹری فارم قائم کئے جا سکتے ہیں۔ محکمہ پرورش حیوانات اس سلسلے میں تفصیلی معلومات اور ہدایات مہیا کر سکتا ہے۔

شہد کی مکھیاں پالنا

شہد ایک بہترین غذا ہونے کے علاوہ دوا کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ پہاڑی علاقے شہد کی مکھیاں پالنے کے لئے بے حد موزوں ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں کلبوں کی حفاظت اور نگہداشت بے حد ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ مکھیاں ۵۰ درجے سے کم درجہ حرارت میں زندہ نہیں رہ سکتیں۔ گو چھتے کے اندر انہیں باہر کی سردی سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ سردی سے بچاؤ کے لئے بھوس کے غلاف بنا کر چھتوں کو ڈھانپ دینا چاہیئے۔ دسمبر کے آخر اور جنوری کے آغاز میں ملکہ مکھی انڈے دینا شروع کر دیتی ہے۔ ان دنوں میں کام کرنے والی مکھیوں کو پانی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے پانی سے بھرے ہوئے برتن کو کسی کپڑے سے ڈھانپ کر چھتے کے نیچے رکھ دینا چاہیئے تاکہ مکھیاں خود بخود اپنی ضرورت کے مطابق پانی حاصل کرتی رہیں۔ شہد کی مکھیوں کی پرورش کے بارے میں تفصیلی معلومات محکمہ زراعت سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

باغبانی

باغبانی کے ذریعے کسان کئی فائدے حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنے گھروں کے اطراف میں سبزی لگا کر گھر کی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں۔ مکان کے صحن میں پھلدار درخت لگا کر ان سے نہ صرف پھل حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ اس سے گھر کی خوشنمائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں صحن میں بیٹھنے کے لئے سایہ بھی میسر آ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پھولدار پودوں مثلاً گلاب چنبیلی وغیرہ لگا کر ان کے پھولوں سے معقول رقم کمائی جا سکتی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

پاکستانی قبائلیوں نے دو افغان لشکروں کو مار بھگایا

افغان لشکری بھاگتے وقت اسلحہ و گولہ بارود بھی چھوڑ گئے

پشاور ۲۴ جون بنگو دھیری راجوڑ کے علاقہ کے پاکستانی قبائلیوں نے پچھلے دنوں دو افغان لشکروں کو منہ توڑ جواب دیا ہے اور ان سے اسلحہ و بارود کی بھاری مقدار چھین لی ہے ادھر پاکستان کے سرحدی علاقوں میں بسنے والے لوگوں کی طرف سے کابل کے حکمرانوں کی غیر اسلامی اور پاکستان دشمن پالیسیوں کی مذمت کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔

افغانوں کا پہلا مسلح لشکر قریباً پانچسو لشکریوں پر مشتمل تھا اور اس کی کمان نامی افغان ایجنٹ فضل اکبر عرف بادشاہ گل کا لڑکا فضل داؤد کر رہا تھا یہ افغان لشکر تخریبی سرگرمیوں کی نیت سے رات کی تاریکی میں بنگو دھیری کے علاقہ میں داخل ہوا۔ پاکستانی قبائلیوں کو جب اس کارروائی کا علم ہوا تو وہ اکٹھے ہو کر افغان لشکریوں پر پل پڑے۔ افغان لشکری اس جوابی کارروائی سے بوکھلا گئے اور اپنا اسلحہ وغیرہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

اگلے روز پھر افغان لشکر اسی علاقہ میں داخل ہوا لیکن پاکستانی قبائلیوں نے افغان لشکریوں کو پھر بھگا دیا۔

شکریہ احباب

(از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

میری بھاوجہ مرحومہ کے انتقال کی خبر پڑھ کر بہت سے دوستوں نے مجھے بھی اور اسی طرح میرے بھتیجے عزیز میاں حمید احمد کو بھی تعزیت کے خطوط بھیجے ہیں ہم ان تمام دوستوں کی تعزیت اور اظہار ہمدردی پر شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ انہیں ہر قسم کی مکروہات آفات سے اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی اظہار ہمدردی پر جزائے خیر عطا فرمائے آمین ✣

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ آپ کو ایک تدبیر کے مطابق صلیب سے زندہ اتار لیا گیا تھا اور آپ علاج سے اچھے ہو گئے اور چونکہ ڈر تھا کہ آپ پھر یہودیوں کے عتاب کا شکار ہوں گے آپ کو خفیہ طور پر فلسطین سے سفر کرنا پڑا اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خبر دی ہے۔

اٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ
ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ۔

آپ اپنی والدہ سمیت کشمیر میں پناہ گزیں ہوئے اور یہیں وفات پائی اور یہیں آپکی قبر اب تک موجود ہے۔

الغرض اسلام کا عیسائیت پر یہ عظیم احسان ہے کہ اس نے بڑے زور سے اس بات کی تردید کی ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰؑ جو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے تھے جو وجیہ تھے جو روح شیطان نہیں بلکہ خدا کے دوسرے پاک بندوں کی طرح روح اللہ تھے صلیب پر بقول یہودیوں اور عیسائیوں کے لعنتی موت نہیں مرے تھے بلکہ آپ نے نیک بندوں کی طرح وفات پائی تھی اور مرنے کے بعد خدا کے دوسرے پاک بندوں کی طرح آپ کا رفع اللہ تعالیٰ کی طرف ہوا جو زمینوں اور آسمانوں پر حاوی ہے اور کسی مقام تک محدود نہیں ہے جس کا کوئی دائیں بائیں نہیں۔ جو قادر مطلق واحد لاشریک ہے جو بے نیاز ہے جس کا کوئی بیٹا بیٹی نہیں اور نہ جورو ہے اور نہ کوئی اس کا رشتہ دار ہے بلکہ وہ اپنی ذات میں کافی ہے وہ رب العالمین۔ رحمان و رحیم ہے اور عادل و منصف ہے وہ ایک کے گناہ کے بدلے میں دوسرے کو نہیں پکڑتا بلکہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور وہ غفور ہے، انسان اس کی طرف ایک قدم بڑھے تو وہ دو قدم اس کی طرف بڑھتا ہے وہ سب سے محبت کرتا ہے۔ اس کو کسی سے دشمنی نہیں وہ سزا بھی دیتا ہے تو وہ بھی اپنی رحمت کے تقاضے سے دیتا ہے وہ کسی سے بے انصافی نہیں کرتا وہی خالق ہے باقی جو کچھ ہے اس کی مخلوقات ہے وہ تمام شرک سے پاک ہے۔ وہ وہ خدا ہے جسکو خود خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں پیش کیا ہے ✣

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر بموجب ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس زیر دستخطی ۳ جولائی ۱۹۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جانے چاہئیں جو دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینی لاگت بشمول ٹنڈر پرسنٹیج	زربیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔	تکمیل کی مدت
لائلپور میں ۱۔ پلین نمبر ۲۴۰ او ۔ لاہور / لائلپور ۱۹۶۱ء کے مطابق تفریحی کلب کو لڑکیوں کے پرائمری سکول میں تبدیل کرنا۔	۱۲۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے	چار ماہ

۲۔ صرف ایسے ٹھیکیداران جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں وہی ٹنڈر ارسال کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں۔ ان کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ اپنے نام ۳ جولائی تک ٹنڈر دینے سے قبل ہی درج کرا لیں اور اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ساتھ لائیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ کسی بھی کام کے دن زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ٹھیکیداروں کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ ۳ جولائی سے قبل ہی زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کی قبولیت کی پابند نہیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ نرخ پورے روپوں میں تحریر کریں رکھ والے نرخ مسترد کر دیئے جا سکتے ہیں۔ ٹھیکیداروں کو کل لیبر اور میٹریل کے لئے نرخ تحریر کرنا چاہیئے۔ اور کام کی اصل نوعیت کی بابت ٹنڈر دینے سے قبل ہی موقعہ پر معائنہ کر کے اپنی تسلی کر لینی چاہیئے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو سال ۱۹۶۱-۶۲ء کے دوران اینٹوں کی فراہمی کے درج ذیل ٹھیکہ کے لئے ۶ جولائی کے ساڑھے بارہ بجے دن تک ترمیم شدہ شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مجوزہ فارموں پر مطلوب ہیں یہ فارم ۱/- روپیہ فی کاپی قیمت ادا کر کے اس دفتر سے ۶ جولائی ۶۱ء کو ساڑھے گیارہ بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے دن بر سر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ مقدار	زربیعانہ	تکمیل کی مدت
درج ذیل تفصیل کے بموجب ریلوے نمونہ کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی:- سب ڈویژن نمبر ۲۔ لاہور (الف) آئی او ڈبلیو ۳ لاہور کے تحت سپلائی زون نمبر ۱	۴,۰۰,۰۰۰/- روپے	۵۰۰/- روپے	۵۰ فیصد فراہمی ٹنڈر کی قبولیت کے دو ماہ کے اندر اور بقایا اگلے چار ماہ کے اندر فراہم کرنی ہوگی
(ب) آئی او ڈبلیو ۴ مغلپورہ کے تحت سپلائی زون نمبر ۲ ڈی۔ ایس (ڈبلیو) اور مینیجر سٹیل اینڈ جنرل ملز کی ضروریات سمیت	۸,۰۰,۰۰۰/- روپے	۸۰۰/- روپے	

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار ٹنڈر دیں جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں اور جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں انہیں ۶ جولائی ۱۹۶۱ء تک ٹنڈر دینے سے قبل اپنے نام درج کرا لینے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کام کے کسی بھی روز دفتر زیر دستخطی میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں ٹھیکیداروں کا اسی میں اپنا فائدہ ہے کہ وہ ۶ جولائی ۱۹۶۱ء سے قبل زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔

۴۔ پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں درج کئے جانے چاہئیں کسر والے نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور